40113 ـ مردوں كے ليے نماز باجماعت كا حكم

سوال

كيا مسجد قريب ہوتے ہوئے بھى گھر ميں نماز ادا كرنى جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ نماز صرف دو ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق صحتمند مردوں پر نماز باجماعت مسجد ميں ادا كرنى واجب ہے، اس كے بہت سے دلائل ہيں، جن ميں سے چند ايك يہ ہيں:

1 ـ فرمان بارى تعالى ہے:

اور جب آپ ان ميں ہوں اور انہيں نماز پڑھائيں تو ان ميں سے ايك جماعت آپ كے ساتھ نماز ادا كرے اور وہ اپنا اسلحہ ساتھ ركھيں، جب وہ سجدہ كر چكيں تو ہٹ كر پيچھے چلے جائيں، اور جس جماعت نے نماز ادا نہيں كى وہ آكر آپ كے ساتھ نماز ادا كرے النساء (102).

اس آيت سے استدلال كئى ايك وجوہ كى بنا پر ہے:

پہلى وجہ:

اللہ سبحانہ وتعالى نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو انہيں باجماعت نماز پڑھانے كا حكم ديا، پھر اللہ تعالى نے دوسرے گروہ كے بارہ ميں بھى دوبارہ يہى حكم ديتے ہوئے فرمايا:

اور چاہيے كہ دوسرا گروہ جس نے نماز ادا نہيں كى آئے اور آپ كے ساتھ نماز ادا كرے.

اس ميں دليل ہے كہ جب اللہ تعالى نے پہلے گروہ كے اس فعل كى ادائيگى كى بنا پر دوسرے گروہ سے اسے ساقط نہيں كيا تو يہ فرض عين ہونے كى دليل ہے.

اور اگر نماز باجماعت ادا كرنا سنت ہوتى تو سب عذروں ميں سے خوف كى عذر كى بنا پر يہ بالاولى ساقط ہوتى، اور اگر فرض كفايہ ہوتى تو پھر پہلے گروہ كى ادائيگى كى بنا پر ساقط ہو جاتى، لہذا اس آيت ميں نماز باجماعت فرض

ہونے کی دلیل پائی جاتی ہے، جو کہ تین وجوہات کی بنا پر ہے:

پہلی: پہلے اللہ تعالی نے اس کا حکم دیا، اور پھر دوبارہ حکم دیا، اور خالت خوف میں بھی اسے ترك کرنے کی رخصت نہیں دی.

ابن قیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی، ماخوذ از: کتاب الصلاۃ.

2 ـ دوسری وجہ:

صحیحین میں ـ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں اور وہ جمع ہو جائے تو پھر میں نماز کے لیے اذان کا حکم دوں اور پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دوں اور پھر میں ان مردوں کے پیچھے جاؤں اور انہیں گھروں سمیت جلا ڈالوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اسے موٹی سے گوشت والی ہڈی حاصل ہو گی، یا پھر اسے اچھے سے دو پائے کے کھر حاصل ہونگے تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7224) صحیح مسلم حدیث نمبر (651).

العرق: باقی ماننده گوشت لگی ہوئی ہڈی، یا پھر گوشت.

المرماۃ: بکری کے پائے میں دونوں کھروں کے درمیان گوشت، اور ظلف گھوڑے کی طرح بکری اور گائے کے کھر کو کہتے ہیں.

ابن منذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کو گھروں سمیت جلانے کا اہتمام واضح بیان ہے کہ نماز باجماعت فرض ہے؛ وگرنہ مندوب اور جو چیز فرض نہیں اس سے پیچھے رہنے کی بنا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلانا جائز نہ ہوتا).

دیکھیں: الاوسط (4 / 134).

مزید دلائل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (8918) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

جب یہ ثابت ہو گیا کہ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنی واجب ہے اور مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھنے والے مرد کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا جائز نہیں، چاہے وہ اپنے گھر میں نماز باجماعت ادا ہی کیوں نہ کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نماز باجماعت ترك کرنا برائی اور منکر ہے، ایسا کرنا جائز نہیں، اور یہ منافقین کی صفات میں سے ہے.

مسلمان پر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا واجب ہے، جیسا کہ ابن ام مکتوم ۔ جو کہ نابینا صحابی ہیں ۔ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تك لانے والا کوئی نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے گھر میں ہی نماز پڑھنے کی رخصت مانگی، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت دے دی، جب وہ جانے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمانے لگے:

کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (635).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جس نے اذان سنی اور نہ آیا تو اس کی بغیر عذر کے نماز ہی نہیں "

اسے ابن ماجہ اور دار قطنی اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا کہ عذر کیا ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا:

(خوف یا پھر مرض)

اور صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارك دیکھا، نماز باجماعت سے صرف منافق یا پھر مریض ہی پیچھے رہا کرتا تھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

مقصد یہ ہے کہ: مومن پر مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے، اور اس کے لیے مسجد قریب ہوتے ہوئے سستی و کاہلی اور گھر میں نماز ادا کرنا جائز نہیں " انتہی

اور یہ کہ مسجد میں صرف دو شخص ہی کا نماز ادا کرنا اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ جماعت کے ساتھ حاضر ہوا جائے، تا کہ گناہ اور کمی و کوتاہی سے بچا جائے، اور ان دونوں اشخاص کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے پر ابھارا جائے تا کہ کہیں ان میں بھی سستی و کاہلی منتقل نہ ہو جائے.

اور دو یا دو سے زیادہ شخص جماعت کہلاتے ہیں.

ابن ہبیرہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(علماء کا اجماع ہے کہ نماز باجماعت کے لیے کم ازکم تعداد نماز جمعہ کے علاوہ جس سے فرضی نماز جماعت ہوتی ہے وہ دو افراد ہیں، ایك امام اور ایك مقتدی جو کہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہو گا).

دیکھیں: الافصاح (1 / 155).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(دو یا دو سے زیادہ افراد سے جماعت ہو جاتی ہے، اس میں اختلاف کا ہمیں کوئی علم نہیں). انتہی

واللہ اعلم .